Regd No L 5254
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل لاہور
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹
شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ر
سہ ماہی ۷ ر
ماہوار ۲ روپے
فی پرچہ ۱ آنہ
یوم سہ شنبہ
۲۹ ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ
جلد ۳۹/۵ | ۲ اخاء ۱۳۳۰ ہش | ۲ اکتوبر ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۲۷

برطانیہ نے تنازعہ تیل کو سلامتی کونسل میں لے جاکر نئے خطرہ کی بنیاد رکھ دی ہے

ایران بحث کو ڈاکٹر مصدق کی آمد تک ملتوی کرنے کی درخواست کریگا

لیک سیکس - یکم اکتوبر آج سلامتی کونسل ایران کے خلاف برطانوی شکایت پر غور کر رہی ہے - معلوم ہوا ہے کہ ایرانی وفد سلامتی کونسل سے درخواست کرے گا کہ جب تک ڈاکٹر مصدق وزیر اعظم ایران لیک سیکس نہ پہنچ جائیں بحث کو ملتوی کر دیا جائے - دوسری طرف برطانوی حلقوں سے قریبی تعلق رکھنے والے ذرائع کے مطابق اگر ایران نے اس بحث کے التوا کی درخواست کی تو برطانیہ درخواست کرے گا کہ ایران اس وقت تک برطانوی کاریگروں کو آبادان سے نکالنے کے حکم پر اپنا عمل ملتوی کر دے - بصورت دیگر وہ کونسل پر زور دیگا کہ اس کی شکایت کا کوئی فیصلہ جمعرات سے قبل ہی کر دیا جائے - کیونکہ ان کاریگروں کو نکالنے کے لئے آخری دن جمعرات ہے۔

آج یہاں سلامتی کونسل میں امریکی مندوب اوسٹن نے دیگر ارکان سے ۳ گھنٹے کی بات چیت کے بعد ایک بیان میں کہا کہ مجھے یقین ہے کہ دونوں فریقوں میں اس تنازعہ کے متعلق اب بھی سمجھوتہ ہو سکتا ہے اور امریکہ کی یہی پالیسی ہے اور ہم اقوام متحدہ میں اس کوشش کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے۔

واشنگٹن یکم اکتوبر - آج صدر ٹرومین کے ذاتی نمائندے مسٹر ایورل ہیری مین نے ایک بیان میں کہا برطانیہ نے تنازعہ تیل کو سلامتی کونسل میں لے جاکر ایک نئے خطرہ کی بنیاد رکھ دی ہے جس میں شاید طاقت کا استعمال ہو۔

طہران یکم اکتوبر - آج یہاں امریکی سفیر مسٹر ہینڈرسن نے وزیر اعظم ایران ڈاکٹر مصدق سے دو گھنٹے تک ملاقات کی۔

طہران یکم اکتوبر - امید کی جاتی ہے کہ بدھ تک برطانوی کاریگر آبادان سے نکل جائیں گے - انہیں برطانوی جنگی جہاز یہاں سے نکالیں گے - اس سے پہلے ان کاریگروں نے لنڈن کو ایک تار دیا تھا کہ وہ سیاسی قیدیوں کی طرح نہیں بلکہ ایسی صورت میں یہاں رہنا چاہتے ہیں کہ ان سے تیل کے مسئلہ کو سلجھانے میں مدد ملے۔

کراچی یکم اکتوبر - آج یہاں بلوچستان کی آئینی اصلاحات کی کمیٹی کا اجلاس ہوا آئندہ اجلاس جمعہ کو ہوگا - اس رپورٹ کو مرکزی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں توثیق کے لئے پیش کیا جائے گا۔

"نوائے وقت" کی دوبارہ اشاعت کی اجازت دی جائے

بغداد الجدید - پاکستان مدیران جرائد کانفرنس نے اپنے بہاولپور کے اجلاس میں ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے جس میں حکومت پنجاب پر زور دیا ہے کہ روزنامہ نوائے وقت کی دوبارہ اشاعت کی جلد از جلد اجازت دی جائے - اس ریزولیوشن میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر گیارہ اکتوبر تک یہ اجازت نہ دی گئی تو اخبارات بطور احتجاج ہڑتال کر دیں گے اور پنجاب کی خبریں شائع کرنی بند کر دی جائیں گی - معلوم ہوا ہے کہ مسٹر مظفر احسانی جن کے پاس آجکل "نوائے وقت" کا ڈیکلریشن ہے انہوں نے یہ ڈیکلریشن مدیران کانفرنس کے صدر کے سپرد کر دیا ہے - کانفرنس نے آج صبح کے اجلاس میں بعض ارکان کانفرنس کے الفاظ واپس لے لینے پر ان کے غیر پارلیمانی گفتگو کو حذف کر دینے کا فیصلہ کیا ہے - ایک ریزولیوشن میں حکومت سے اشتہاروں کے محصول کو اڑا دینے کی اپیل کی گئی - دوسرا فیصلہ اس محصول کے وصول کو ملتوی کر دینے پر زور دیا گیا ہے کہ اگر حکومت نے ان مطالبوں کو منظور نہ کیا تو کانفرنس عملی اقدامات اٹھانے پر مجبور ہو گی۔

پاکستان کی مہیا کردہ سہولتوں سے کما حقہ فائدہ اٹھائیے

مسٹر چندریگر کا چترال کے عوام کو مشورہ

پشاور یکم اکتوبر - آج چترال کے عوام اور حکمران خاندان کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے گورنر سرحد مسٹر اسماعیل چندریگر نے کہا - حکومت پاکستان نے جو سہولتیں مہیا کی ہیں ان سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے - حکومت پاکستان کی پالیسی یہی ہے کہ علاقائی حدود سے بلند ہو کر ہر پاکستانی کے معیار زندگی کو بلند کیا جائے اور عوام کی اقتصادی اور تعلیمی معیار کو کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ بلند کیا جائے اور خاص توجہ ان علاقوں کی طرف دی جائے جو پسماندہ سمجھے جاتے ہیں۔

پاکستانی فوجوں میں بنگالی اور سندھی جوان بھرتی کرنے کی سکیم پر غور

کراچی یکم اکتوبر - حکومت پاکستان کا خیال ہے کہ پاکستانی فوجوں میں بنگالی اور سندھی جوانوں کی تعداد زیادہ کی جائے - اس سلسلے میں جو کمیٹی ایک سکیم پر غور کر رہی ہے اس کا اجلاس اگلے ماہ ڈھاکہ میں ہوگا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہِ ذقن
واں مسیح ناصری شد از دمِ او بے شمار

(۲) تاجدار ہفت کشور آفتاب شرق و غرب
بادشاہ ملک و ملت ملجائے ہر خاکسار

(۱) میں لاکھوں یوسف اس کے چاہِ ذقن میں دیکھ رہا ہوں۔ اور لاکھوں اس کے دم سے مسیح ناصری بن گئے (۲) وہ سات رسالت و لایتوں کا تاجدار اور مشرق و مغرب کا آفتاب ہے ملک اور ملت کا بادشاہ ہے اور ہر ایک خاکسار کی جائے پناہ۔

نزدیک سے دور سے — یکم اکتوبر

کراچی - پاکستان مسلم لیگ کے صدر مسٹر لیاقت علی خان نے اعلان کیا ہے کہ مرکزی مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس ۱۱ اکتوبر کو کراچی میں ہوگا۔

مکہ - اس دفعہ موسم حج کے دوران میں مکہ معظمہ میں جس شدت کی گرمی حجاج سو زائرین کی موت کا باعث ہوئی ہے گذشتہ ۵۰ سال میں اتنی گرمی کبھی نہیں ہوئی - دوران حج میں جب حجاج عرفات پر چڑھ رہے تھے درجہ حرارت ۱۲۹ ہو گیا تھا۔

قاہرہ - معلوم ہوا ہے کہ قاہرہ میں مقیم امریکی سفیر آجکل برطانیہ اور مصر کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ڈھاکہ یکم اکتوبر - حکومت مشرقی بنگال نے نواکھالی اور باریسال کے ضلعوں میں دو بڑے زمینداریوں کو سرکاری قبضہ میں لے لینے کے نوٹس جاری کر دئیے ہیں - حکومت نے تنسیخ زمینداری کے قانون کے مطابق ان دو زمینداریوں کو سب سے پہلے قبضہ میں لیا جانا تجویز کیا ہے۔

کراچی - عالمی بنک اور پاکستان میں قرضہ کے حصول کے ماتحت اب آخری مرحلہ پہنچ گئی ہے اور امید ہے جلد ہی اس سلسلہ میں معاہدہ ہو جائیگا چنانچہ پاکستانی وفد کے ایک مندوب مسٹر سعید حسن واپس آگئے ہیں۔

نیویارک - اقتصادی تعاونی ادارہ کے نائب نے رائے ظاہر کی ہے کہ آئندہ دو تین سالوں میں مشرق وسطی کی تمام غذائی ضروریات ترکی مہیا کرنے لگیگا - "نیویارک ٹائمز" کے نامہ نگار مقیم انقرہ کے مطابق گذشتہ نو سالوں کے مقابلہ میں اس سال ترکی میں غلہ میں بہت زیادہ پیداوار متوقع ہے۔ (استقلال)

کراچی یکم اکتوبر آج ایک اور جہاز محمدی ۱۴۲۷ زائرین کو جدہ سے لے کر یہاں پہنچ گیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے - ایل - بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے چھپوا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

چندہ سالانہ اجتماع ۱۹۵۱ء

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ربوہ میں ۱۲-۱۳-۱۴ر اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ جس کے لئے انتظامات شروع ہیں۔ چونکہ رقم کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے جملہ مجالس کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ سالانہ اجتماع کا جس قدر چندہ جمع ہو چکا ہے۔ وہ بلا تاخیر ارسال فرمائیں۔ اور جن خدام نے ابھی تک چندہ ادا نہیں کیا۔ ان سے وصول کرکے اس کے بعد دوسری قسط اجتماع سے قبل جس قدر جلد ممکن ہو سکے ارسال فرمائیں۔ قاعدہ کے مطابق ہر خادم سے خواہ وہ اجتماع میں شامل ہو یا نہ ہو یہ چندہ وصول کرنا ضروری ہے۔

(مہتمم مال مرکزیہ)

بھلوال میں جماعت احمدیہ کی کامیاب تبلیغی کانفرنس

جماعت احمدیہ بھلوال ضلع سرگودھا کی تبلیغی کانفرنس مورخہ ۲۲، ۲۳ر ستمبر ۱۹۵۱ء کو بھلوال میں منعقد ہوئی۔ محترم مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان۔ مکرم ملک عبدالرحمن صاحب خادم پلیڈر گجرات محترم شیخ عبدالقادر صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ اور جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لندن نے پُرمعنز تقاریر فرمائیں۔ حافظ مبارک احمد صاحب فاضل سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان۔ مولوی محمد احمد صاحب نعیم نیز ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب نے بھی اپنی تقاریر سے ہمیں نوازا۔ جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ مخالفین نے بڑی کوشش کی کہ احمدیوں کا جلسہ نہ ہو سکے۔ افسران ضلع کو بطور پروٹسٹ تاریں دیں۔ اور وفود بھی بھیجے۔ تاکہ جلسہ حکماً روک دیا جائے۔ مگر انصاف پسند افسران نے جواباً کہا، کہ احرار نے جب جلسہ کیا تھا۔ تو کوئی مزاحم نہ ہوا۔ اب احمدیوں کے خلاف یہ رویہ کیوں اختیار کرتے ہو۔ جب احرار افسران بالا سے مایوس ہوئے۔ تو ہمیں دھمکیاں دینے لگے۔ اور آوازے کسنے لگے۔ قتل و غارت کی دھمکیاں دیں۔ انہوں نے مقامی تحصیلدار صاحب اور تھانہ دار صاحب کی منتیں کیں۔ کہ جلسہ بند کرائیں۔ مگر وہ بھی بے انصافی پر آمادہ نہ ہوئے۔ پھر تاریں دی گئیں۔ حتیٰ کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر خود تشریف لائے۔ اور جب تھانیدار صاحب نے انہیں احمدیوں کی طرف سے کسی قسم کی شورش نہ ہونے کا یقین دلایا۔ تو واپس تشریف لے گئے۔ تھانیدار صاحب نے انتظام کا ذمہ لیا۔ احرار نے اصرار کیا۔ کہ لاؤڈ سپیکر لگانے کی اجازت نہ دی جائے۔ مگر یہ کوشش بھی رائیگاں گئی۔ آخر اپنی مسجد میں لاؤڈ سپیکر لگا کر مخالفین نے بھی اپنے جلسہ کا اعلان کیا، چنانچہ مقابل پر جلسہ کیا۔ اور ہماری جلسہ گاہ کے آس پاس بھی آکر لاؤڈ سپیکر پر اعلان کرتے رہے۔ اور پبلک کو ہمارے جلسہ میں شامل ہونے سے روکا گیا۔ مگر باوجود ان سب مشکلات کے ہمارا جلسہ کامیاب رہا۔ الحمد للہ۔

جماعت احمدیہ سرگودھا اور دیگر قریب کی جماعتوں کے تعاون کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ نیز افسران مقامی و ضلع بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ مکرم ملک عبدالرحمن صاحب خادم کی تقریر کے دوران میں چند روڑے سٹیج پر پھینکے گئے۔ مگر کوئی نقصان نہ ہوا۔ مقامی پولیس نے فوراً روک تھام کرلی۔ شریف طبقہ نے شامل جلسہ ہو کر ہمارے خیالات سنے۔ (خاکسار نامہ نگار بھلوال ضلع شاہ پور)

تقرر صوبائی امیر (پنجاب)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صوبہ پنجاب کے لئے مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا کا تقرر بطور پراونشل امیر ۳۰ر ستمبر ۱۹۵۲ء تک کے لئے منظور فرمایا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ نوٹ فرمالیں۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت ضلع جھنگ صوبائی نظام میں شامل نہ ہوگا۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

درخواست دعا

مکرم میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب دیر سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب دردِ دل سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

بقیہ لیڈر صفحہ ۳

آپ کی جماعت والوں کو جو ہمیں "قادیانی" اور "مرزائی" کے نام سے پکارتے ہیں۔ ادنے اسلامی اخلاق سے بھی عاری سمجھتے ہیں۔ ہمارا معیار اخلاق خدا کے فضل سے اتنا بلند ہے کہ ہم "قصاص" کے طور پر بھی آپ لوگوں کو "مودودیئے" کے نام سے پکارنا گوارا نہیں کر سکتے

اس طرح ایک ادنےٰ فرق سے نیک دل اور سمجھدار لوگ ہمارے اور آپ کے اخلاق کا فرق معلوم کر سکتے ہیں۔ اور سمجھ سکتے ہیں کہ حقیقی اسلامی جماعت کونسی ہے اور مصنوعی کونسی؟ اصل کونسی ہے اور نقل کونسی؟

مودودی صاحب کو جو ایک اور ذہنی مغالطہ لگا ہوا ہے وہ فرقہ بندی کے متعلق ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ اپنی جماعت کا نام "اسلامی جماعت" رکھنے سے وہ زمانے کے (verdict) فیصلہ سے بچ جائیں گے۔ اور ان کی جماعت فرقہ بندی سے بالا ہو جائے گی عیسائیوں میں بھی ایک فرقہ ہے (Christians) "عیسائی" کہلاتا ہے مگر عیسائیوں کے دوسرے تمام فرقوں کی ہی قطار میں شمار ہوتا ہے "عیسائی" نام رکھنے سے وہ اس تقدیر سے محفوظ نہیں رہ سکا۔

پھر اسلام میں بھی عیسائیوں کی طرح جتنے الگ فرقے بنے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنے آپ کو ہی پورے اسلام کا مدعی سمجھتا آیا ہے۔ ہر ایک اپنے آپکو صراط مستقیم پر ناجی اور حقیقی اسلام کا داعی سمجھتا رہا ہے۔ اور اپنے مقابل دوسرے تمام فرقوں کو بھٹکا ہوا ناری اور اسلام سے دور خیال کرتا رہا ہے۔ دراصل فرقہ بندی کی بنیاد ہی اس بات پر ہے کہ ہر نیا فرقہ اپنے آپ کو فرقہ بندی سے بالا اور صرف اپنے آپ کو راہ راست پر سمجھتا ہے اور خود کو اسلام کا حقیقی پابند بتاتا ہے۔ اہلحدیث سے پوچھو تو وہ بھی یہی کہیں گے کہ اہلحدیث کوئی فرقہ نہیں ہے بلکہ وہ تو ایک ایسے لوگوں کی جماعت ہے جو احیائے دین چاہتے ہیں۔ احمدیت کا بھی یہی دعوےٰ ہے۔ کہ وہ عرف عام میں کوئی فرقہ نہیں ہے بلکہ ایک ایسی جماعت ہے جو پورے اسلام کی تجدید اور اس کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اللہ تعالےٰ نے کھڑی کی ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت دیانت سے کام لے کر اپنی جماعت کا نام خود "احمدی" رکھا تاکہ دوسروں سے امتیاز ہو جائے۔ اور تاکہ جماعت کے نام سے ہی ظاہر ہو جائے کہ جیسا کہ قرآن و احادیث نبوی اور اقوال ائمہ و صلحاء سے ثابت ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان احمدیت۔ یعنے شان جمالی کا اپنے پورے زور کے ساتھ ظہور ہوگا یہ جماعت اللہ تعالےٰ کے حکم سے اسلام کی اسی شان جمالی کے ظہور کے لئے کھڑی ہوئی ہے جیسا کہ اقبال نے بھی آپ ہی سے متاثر ہو کر کہا ہے ؎

ہو چکا اسلام کی شان جلالی کا ظہور
ہے مگر باقی ابھی شان جمالی کا ظہور

مگر مودودی صاحب کو چونکہ وہ عرفان حاصل نہیں ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حاصل تھا۔ وہ اپنی جماعت کا نام "اسلامی جماعت" رکھ کر اپنے نفس کو یہ دھوکہ دے رہے ہیں کہ وہ عام فرقہ بندی سے بالا سمجھے جائیں گے حالانکہ عملاً ان کی جماعت ایسا ہی ایک فرقہ ہے جیسا کہ دوسرے فرقے ہیں خواہ اس کو اسلامی جماعت کہہ لو یا "فرقۂ مودودیہ" کہہ لو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس کے خلاف احمدیت اسلام کے ایک خاص دور سے جو آخری زمانہ میں ظہور پذیر ہونا تھا تعلق رکھتی ہے اس لئے وہ فرقہ بندی سے واقعی بالا ہے اسی امتیاز کے لئے اس کا نام احمدیت ہے جو مخالفین احمدیت احمدیوں کو "قادیانی" یا "مرزائی" پکارتے ہیں وہ اس خوف سے بھی ایسا کرتے ہیں کہ عوام پر اس طرح "احمدیت" کی حقیقت واضح نہ ہو جائے اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی "شان احمدیت" کے آخری زمانے میں ظہور کے متعلق جو پیشگوئیاں قرآن کریم۔ احادیث نبویؐ اور اور ائمہ و صلحاء کے اقوال میں پائی جاتی ہیں ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت پر صادق آنا ثابت نہ ہو جائے۔ اس لئے وہ احمدیوں کو بجائے "احمدی" کہنے کے "قادیانی" اور "مرزائی" کہہ کر اپنے نفس کو اور عوام کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ مگر سورج کی روشنی کو اس قسم کا گرد و غبار کہاں تک چھپا سکتا ہے۔ سورج کی شعاعیں تو خود اس گرد و غبار کے ذرّے ذرّے سے انعکاس کر کے چھوٹ چھوٹ نکلتی ہیں۔ خود مودودی صاحب کی جماعت اس کی شاہد ہے۔ آپ کی تحریروں کو بغور پڑھنے والا آسانی سے معلوم کر سکتا ہے کہ اسلامی مسائل کے متعلق جو کچھ صحیح لکھا ہے وہ تمام کا تمام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے اقتباس کیا گیا ہے۔ ہم خدا کے فضل سے یہ اسی طرح ثابت کر سکتے ہیں جس طرح دو اور دو کو چار ثابت کیا جا سکتا ہے ؛

درخواستہائے دُعا

مولوی محمد اعظم صاحب کا بچہ عزیز بشیر احمد میو ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ اور خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں

(۲) شیخ کریم بخش صاحب نائب امیر جماعت کوئٹہ کی بائیں آنکھ موتیا کی وجہ سے بے نور ہے۔ اس کا اپریشن ہونے والا ہے کامیاب اپریشن اور صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

روزنامہ الفضل ——— لاہور

۲ ؍ اکتوبر ۱۹۵۱ء

کیا یہ تنابز بالالقاب نہیں؟

مودودی صاحب سے کسی نے احمدیوں کو تعصب سے "قادیانی" یا "مرزائی" پکارنے کے متعلق سوال کیا ہے۔ ہم ذیل میں سوال اور آپ کا جواب درج کرتے ہیں:۔

سوال۔ آپ کی جماعت کا دعوے ہے کہ وہ اقامتِ دین کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ آپ اور آپ کی جماعت ہمیشہ جماعت احمدیہ کو "مرزائی جماعت" یا "قادیانی جماعت" کے نام سے موسوم کرتی ہے۔ حالانکہ یہ امر دیانت کے بالکل خلاف ہے کہ کسی کو ایسا نام دیا جائے۔ جو اس نے اپنے لئے نہیں رکھا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی جماعت کا نام "جماعت احمدیہ" رکھا ہے۔ اور اس کی جماعت کے افراد بھی اپنے آپ کو "احمدی" کہتے ہیں۔ مگر ان کے مخالفین تعصب کی وجہ سے انہیں "مرزائی" یا "قادیانی" پکارتے ہیں۔ کیا دین اسلام میں یہ جائز ہے؟ اگر یہ جائز ہے تو کیا آپ یہ پسند فرمائیں گے کہ آپ کی جماعت کے افراد کو "مودودیئے" کہا جائے۔ اگر آپ یہ پسند نہیں فرماتے تو پھر آپ اور آپ کی جماعت دوسروں کے لئے ایسا کیوں پسند کرتی ہے؟

واضح رہے کہ آپ نے ترجمان القرآن جلد ۳۵ ۳۶ عدد ۵-۶-۱ کے صفحہ ۱۴۶ پر تحریر فرمایا ہے۔

"میں اپنی حد تک یقین دلاتا ہوں کہ مجھے کبھی اپنی غلطی تسلیم کرنے میں نہ تامل ہوا ہے۔ نہ آئندہ ہوگا۔ بشرطیکہ میری غلطی دلائل سے ثابت کی جائے نہ کہ سب وشتم سے۔"

جواب۔ کسی جماعت کو اس کے معروف نام سے یاد کرنا جبکہ فی الواقع اس میں توہین کا بھی کوئی پہلو نہ ہو ناجائز نہیں ہے۔

احمدی حضرات نے اپنا نام "احمدی" پسند کیا ہے یعنی وہ اپنے آپ کو بانی سلسلہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ عرف عام میں ان کا نام قادیانی رائج ہو چکا ہے یعنی عوام الناس ان کو بانی سلسلہ کے وطن کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس میں تذلیل و تحقیر کا کونسا پہلو ہے۔ اور یہ خلاف دیانت کیوں ہے۔ اگر یہ خلاف دیانت ہے تو وہ سارے ہی عرف ناجائز اور خلاف دیانت قرار پائیں گے۔ جو لوگوں میں رائج ہیں جماعت اسلامی کے افراد کو "مودودیئے" کہنے پر ہمیں اس لئے اعتراض ہے کہ ہم اپنے مسلک اور نظام کو کسی شخص کی طرف منسوب کرنے کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ "مودودی" تو درکنار ہم تو اس مسلک کو "محمدی" کہنے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔ یہ تو "اسلام" ہے جس کے موجد ہونے کا شرف کسی انسان کو حاصل نہیں۔ اسلئے اسے کسی انسان کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ اگر آپ "نوحیے" یا "ابراہیمے" کہیں گے تب بھی ہمیں وہی اعتراض ہوگا۔ جو "مودودیئے" کہنے پر ہے بخلاف اس کے مرزا صاحب اور ان کے متبعین نے اپنے مسلک و جماعت کو خود ہی ایک شخص خاص کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور عوام نے اس کے سوا کچھ نہیں کیا کہ اس شخص کے بجائے اس کے وطن کی طرف انہیں منسوب کر دیا۔ یہ کوئی ایسی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔ سلسلہ چشتیہ بھی بانی سلسلہ کے بجائے ان کے وطن کی طرف منسوب ہو کر مشہور رہا ہے۔ یہی معاملہ سہروردیہ سنوسیہ شطاریہ وغیرہ کے ساتھ بھی ہو چکا ہے۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس میں ان سلسلوں کی توہین کا کوئی پہلو ہے۔ رہا لفظ "مرزائی" تو البتہ اسے میں پسند نہیں کرتا۔ اور میں نے خود کبھی اسے استعمال نہیں کیا۔ اِلّا یہ کہ کسی نے اپنے سوال میں یہ لفظ استعمال کیا ہو۔ اور میں نے اس کا جواب دیتے ہوئے حکایۃً اسے استعمال کر لیا ہو۔"

(ترجمان القرآن جلد ۳۶ عدد ۵-۶ صفحہ ۴۰۳)

خیال فرمائیے یہ اس شخص کا جواب ہے جو ایک گروہ کے نزدیک علامہ ہے۔ اور بعض لوگ اس کو مہدی وغیرہ کے نام سے بھی موسوم کرنے کی خواہش رکھتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہمارے ملک میں پڑھے لکھے بے علموں کی بھی ایک خاصی تعداد موجود ہے۔

پنجابی میں ضرب المثل ہے

"من حرامی حجتاں ڈھیر"

یعنی جب کسی کا دل ہی بدنیت ہو تو نامعقول بات کو جائز ثابت کرنے کے لئے وہ عذرات کے انبار لگا سکتا ہے۔ سائل نے اپنے سوال میں کہا ہے کہ "یہ امر دیانت کے بالکل خلاف ہے کہ کسی کو ایسا نام دیا جائے جو اس نے اپنے لئے نہیں رکھا"۔ جس کا مطلب صاف ہے۔ کہ وہ ایسے دیئے ہوئے نام کو ناپسند کرتا ہے۔ اب جس دیئے ہوئے نام کو کوئی اپنے لئے ناپسند کرتا ہے ظاہر ہے کہ وہ تنابز بالالقاب کی تعریف میں آئے گا۔

بات صاف تھی مگر مودودی صاحب "حجتاں ڈھیر" کے مطابق اپنی اور اپنی جماعت کی بد اخلاقی کو جائز قرار دینے کے لئے بدخو بھیڑیے کی طرح حجتیں تراشنے لگے ہیں۔ اور اس طرح آپ نے اپنی کمال بے علمی کا پردہ بھی چاک کر کے رکھ دیا ہے۔

مودودی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے جماعت احمدیہ کا نام اپنے نام سے منسوب نہیں کیا بلکہ آپ نے اس کی وجہ اپنی تحریرات میں کئی جگہ بیان فرمائی ہے۔ جن میں سے ایک حوالہ آپ کی معلومات میں اضافہ کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"اس فرقہ کا نام مسلمان فرقہ احمدیہ اس لئے رکھا گیا۔ کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے۔ ایک محمد صلے اللہ علیہ وسلم دوسرا احمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور اسم محمدؐ جلالی نام تھا۔ اور اس میں یہ مخفی پیشگوئی تھی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان دشمنوں کو تلوار کے ساتھ سزا دیں گے جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا۔ اور صدہا مسلمانوں کو قتل کیا۔ لیکن اسم احمد جمالی نام تھا۔ جس سے یہ مطلب تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں آشتی اور صلح پھیلائیں گے۔ سو خدا نے ان دو ناموں کی اس طرح پر تقسیم کی۔ کہ اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی میں اسم احمد کا ظہور تھا۔ اور ہر طرح سے صبر اور شکیبائی کی تعلیم تھی۔ اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم محمدؐ کا ظہور ہوا۔ اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی۔ لیکن یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمد ظہور کرے گا۔ اور ایسا شخص ظاہر ہوگا کہ جس کے ذریعہ سے احمدی صفات یعنی جمالی صفات ظہور میں آئیں گی۔ اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ پس اسی وجہ سے مناسب معلوم ہوا کہ اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ رکھا جائے۔ تا اس نام کو سنتے ہی ہر ایک شخص سمجھ لے کہ یہ فرقہ دنیا میں صلح و آشتی پھیلانے آیا ہے۔ اور جنگ اور لڑائی سے اس فرقہ کو کچھ سروکار نہیں۔" (تبلیغ رسالت جلد نہم صفحہ ۹۱)

احمدی اپنے آپ کو احمدی کہلانا اسی لئے پسند کرتے ہیں۔ نہ کہ جیسا کہ آپ کا ظن ہے کہ وہ اسے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔

پھر عرف عام والی حجت بھی عجیب ہے۔ مودودی صاحب کو اچھی طرح معلوم ہے کہ آپ کی جماعت کے افراد اب عرف عام میں "مودودیئے" کہلاتے ہیں۔ اخباروں میں یہ لفظ اب کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ صرف "الفضل" اس سے مستثنٰی ہے محض اس لئے کہ الفضل کا معیار اخلاق اس کو گوارا نہیں کرتا۔ اگر آپ کی عرف عام والی دلیل صحیح ہے۔ تو پھر آپ کو اور آپ کی جماعت کو "مودودیئے" کہلانے سے کیوں عار ہے؟ اور ہمارے خیال میں اس میں توہین کا بھی کوئی پہلو نہیں۔ مودود اللہ تعالےٰ کا صفاتی نام ہے۔ اور چونکہ آپ حکومت الٰہیہ (مودودیہ) قائم کرنے کا ادعا رکھتے ہیں۔ اس لئے یہ نام تو بڑا موزوں ہے۔ آپ نے اپنی جماعت کا نام اسلامی جماعت رکھا ہے۔ اور آپ کی توجیہات کے مطابق اسلامی جماعت وہ ہوتی ہے۔ جس کا منتہائے مقصود بزور شمشیر حکومت الٰہیہ قائم کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے کیا حرج ہے اگر آپ کو "مودودیئے" کہا جائے۔

مودودی صاحب کی یہ دلیل بھی بڑی عجیب ہے، کہ چونکہ بعض فرقے بانی سلسلہ کے وطن سے منسوب چلے آئے ہیں۔ اس لئے احمدیوں کو "قادیانی" کہنا بے جا نہیں ہے۔ مگر بعض سلسلے بانی سلسلہ کے نام سے بھی منسوب چلے آئے ہیں۔ جیسا کہ حنفی۔ شافعی حنبلی۔ قادریہ وغیرہ۔ تو پھر اس وجہ سے مودودی صاحب کی جماعت کو "مودودیئے" کہنا کس طرح غلط ہے؟

مودودی صاحب بات اصل میں وہی ہے کہ

"من حرامی حجتاں ڈھیر"

نہ آپ خود اس بد اخلاقی کو چھوڑنا چاہتے ہیں۔ اور نہ اپنی جماعت کو چھوڑنے دینا چاہتے ہیں۔ کیونکہ آپ احراریوں سے ڈرتے ہیں۔ اگر آپ اسلامی اخلاق کا مظاہرہ کر کے احمدیوں کو ان کے اپنے پسندیدہ نام سے پکارنے لگیں۔ تو وہ جھاڑیں کر لپٹ جائیں گے۔ اور آپ کا ہوائی قلعہ مسمار ہو جائے گا۔

یاد رکھئے ہم احمدی "قادیانی" اور "مرزائی" کے القاب کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ اور آپ ہمیں ان ناموں سے پکار کر یقیناً تنابز بالالقاب کے جرم مرتکب ہوتے ہیں۔ تنابز بالالقاب کے سر پر سینگ نہیں ہوتے۔ اس لئے ہم آپ کو اور

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ پر)

مغربی افریقہ میں ایک قدیم سلطنت کے آثار

(از مکرم نسیم سیفی صاحب بی-اے نائیجیریا)

مغربی افریقہ میں کام کرنے والے مبلغین خصوصاً احمدیہ جماعت کے دیگر احباب عموماً اس بات سے بخوبی واقف ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دنیا میں آئندہ ہونے والی ترقیات کو حبشی اقوام کے ساتھ متعلق سمجھتے ہیں۔ حضور کا یہ خیال ہے۔ (اور یہ خیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعض احادیث سے مستنبط ہے) کہ یورپین اقوام جوکہ اب گر رہی ہیں۔ اس طرح بدستور گرتی چلی جائیں گی۔ اور حبشی اقوام جوکہ اب ترقی کی طرف گامزن ہیں۔ اور زیادہ ترقیات حاصل کرتی چلی جائیں گی۔ حتیٰ کہ وہ دن دور نہیں جبکہ یہ حبشی اقوام دنیا کے ایک بہت بڑے حصے پر غالب آجائیںگی۔ چنانچہ اس بات کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغین کو کئی بار توجہ دلائی ہے۔ کہ حبشی اقوام کی ان ترقیات سے قبل ان اقوام میں احمدیت کو جلد از جلد پھیلا دینا چاہیئے۔

جن لوگوں کو ان حبشی اقوام سے ملنے کا موقعہ نہیں ملا۔ ان کے لئے یہ بات کسی قدر عجیب سی ہوگی۔ ایک طرف یورپ اور امریکہ کی بے پناہ ترقیات اور دوسری طرف حبشی اقوام کی انتہائی پسماندگی۔ بھلا یہ کیونکر سمجھ میں آسکتا ہے۔ کہ حبشی اقوام دنیا کے کسی حصہ پر غالب آسکیں گی۔ فی الواقع ان لوگوں سے دور بیٹھے اس بات کا تصور کرنا ایک عام انسان کا کام نہیں۔ صرف وہی شخص یہ بات کہہ سکتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص حصہ فراست عطا کیا گیا ہو۔ البتہ ان لوگوں میں رہ کر اور ان کے خیالات کو سن کر اور ان کے عزائم کو دیکھ کر کسی حد تک اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ یہ اقوام پسماندگی کا جبہ اتار کر جلد ہی نئے روپ میں آنے والی ہیں۔ اور ان کی نئی زندگی دوسروں سے شان و شوکت میں کسی طرح کم نہ ہوگی۔

اگرچہ ان کا ماضی بہت حد تک ہم سے پوشیدہ ہے۔ اور غالباً یہ خود بھی اپنے ماضی سے زیادہ شناسا نہیں ہیں۔ لیکن جس حد تک ان کے ماضی سے واقفیت حاصل کی جا سکتی ہے۔ یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ اخلاق کے لحاظ سے یہ لوگ دوسروں سے بڑھ کر نہیں۔ تو دوسروں سے کسی طرح کم بھی نہ تھے۔ ان کی بعض عمارات نہایت خوبصورت اور پتھر کی بنی ہوئی تھیں۔ اور ان کے رہنے سہنے کا طریق اچھا خاصا خوش باشی پر منحصر تھا۔

پرانی سلطنتوں میں سے "سلطنت غنا" سب سے زیادہ مشہور قرار دی جاتی ہے۔ اس سلطنت کی خوشحالی کا ذکر کرتے ہوئے مؤرخین اسے سنہری سلطنت کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اور فی الواقع سونے کی افراط کی وجہ سے یہ سلطنت سنہری سلطنت کے نام سے موسوم ہونے کے لئے نہایت موزوں تھی۔ آج سے تقریباً دو ہزار سال قبل اس سلطنت کا آغاز ہوا۔ اور ایک ہزار سال تک افریقہ کے مختلف اور دور دراز حصوں پر اپنی دھاک بٹھائے رکھنے کے بعد یہ سلطنت دیگر ہر سلطنت کی طرح ماضی کی یاد بن کر رہ گئی۔

دراصل غنا موجودہ گولڈ کوسٹ میں ایک شہر ہے۔ جو گذشتہ زمانوں میں تجارت کے لئے مشہور تھا۔ اور اس کے نام پر سلطنت کا نام غنا پڑ گیا۔ ایک عرصے تک مورخین صرف اس سلطنت کے نام سے ہی واقف تھے۔ یا بعض کتب میں اسکی تفصیلات ملتی تھیں۔ لیکن اس کے دارالخلافے کے کوئی ظاہری آثار دکھائی نہ دیتے تھے۔ مختلف لوگوں نے مختلف مقامات کو اس سلطنت کا دارالخلافہ سمجھ رکھا تھا۔ چنانچہ بعض کا خیال تھا۔ کہ کانو (نائیجیریا) سلطنت غنا کا دارالخلافہ تھا۔ لیکن حال ہی میں ایک فرانسیسی نے اس سلطنت کے صحیح دارالخلافے کے معلوم کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ پروفیسر ہنری بیٹ (Henri Batt) جنہوں نے اس سال اس کام کو سرانجام دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ جب وہ دارالخلافے کی تلاش میں سرگرداں تھے۔ تو انہوں نے ایک نہایت چٹیل میدان میں سے سر نکالے ہوئے ایک پہاڑی دیکھی۔ جسے دیکھتے ہی انہیں خیال پیدا ہوا کہ غالباً ان کا مقصود مل گیا ہے۔ چنانچہ کھدائی کا کام شروع کر دیا گیا۔ یہ پہاڑی تقریباً نصف میل چوڑی اور چھتیس فٹ اونچی تھی۔ ابھی تھوڑی سی ہی کھدائی کی گئی تھی۔ کہ ان کا خیال یقین میں تبدیل ہو گیا۔ کہ واقعی غنا سلطنت کا دارالخلافہ معلوم کر لیا گیا ہے۔ اس کا نام "کومبے صالح" ہے۔

اس سلطنت کے "سنہرے پن" کی طرف پہلے اشارہ کیا جا چکا ہے۔ یہاں یہ کہہ دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ مورخین کے خیال میں اس سلطنت کو دنیا بھر میں "پہلی سنہری سلطنت" ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اس کے باشندے اپنے دریاؤں سے سونا حاصل کرتے تھے۔ اور مشرقی صحرا کے علاقوں میں اس سونے کی تجارتی منڈیاں تھیں۔

مذکورہ کھدائی کے نتیجے میں جو اشیاء دستیاب ہوئی ہیں۔ ان میں ایک سبز رنگ کی سلیٹ بھی ہے۔ جس پر سرخ۔ زرد۔ سفید۔ اور کالے رنگ میں نہایت خوشخط قرآن کریم کی آیات لکھی ہوئی ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ سلیٹ گذشتہ زمانے کی تحریر کا ایک خوشنما اور نادر نمونہ ہے۔ اس کے علاوہ لوہے کی بنی ہوئی بعض اشیاء بھی دستیاب ہوئی ہیں مثلاً ایک قینچی جو ہو بہو ہمارے گھروں میں استعمال ہونے والی قینچیوں کی طرح ہے۔ زمین کھودنے کے ہتھیار اور ہتھوڑیاں جن کے متعلق یہ شبہ ہو سکتا ہے۔ کہ غالباً کل ہی بازار سے خرید کر لائی گئی تھیں۔ دروازوں کے لئے لوہے کا سامان بھی ہو بہو اور آج کل کے ہی سامان کی طرح ہے۔ اور ان چیزوں سے بڑھ کر جو حیرت انگیز چیزیں ملی ہیں۔ وہ اس زمانے کے لوگوں کی پوشاک کے متعلق ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کلپ اور بروچ عام استعمال کی چیزیں تھیں لیکن یہ عجیب بات ہے۔ کہ باوجود سونے کی فراہمی کے نقدی کے سکوں کے لئے شیشے کو استعمال کیا جاتا تھا۔ چنانچہ شیشے کے گول گول اگرچہ بے ڈھب ٹکڑے ملے ہیں۔ جن پر بعض حروف کندہ ہیں۔

ابھی کھدائی کا بہت سا کام باقی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ اس سب سے پہلی سنہری سلطنت کے متعلق بہت سی اور باتیں بھی منصۂ شہود پر آئیں گی۔ لیکن اس دوران میں گولڈ کوسٹ کے لوگ جو کہ نہایت تیزی کے ساتھ آزادی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ گولڈ کوسٹ کے نام کو تبدیل کر کے غنا اپنے ملک کا نام رکھنا چاہتے ہیں۔ گویا اس پہلی سلطنت کی یاد کو تازہ کیا جا رہا ہے۔ اور اس کے نقش قدم پر ایک نئی سلطنت ظہور میں آ رہی ہے۔

جہاں تک ان لوگوں کے خیالات اور عزائم کا تعلق ہے۔ یہ بات صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ لوگ خود آزاد ہو کر ہر پسماندہ قوم کی ترقی میں ممد ثابت ہوں گے۔ چنانچہ اگرچہ گولڈ کوسٹ ابھی پوری طرح آزاد نہیں ہوا۔ لیکن جنوبی افریقہ کے باشندوں کے متعلق ابھی سے سوچنا شروع کر دیا ہے۔ بلکہ گولڈ کوسٹ کے منتظم امور سلطنت نے اس بات کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد تمام افریقہ کے باشندوں کی ایک کانفرنس منعقد کرنا چاہتے ہیں۔

یہ تمام باتیں حبشی اقوام کے درخشندہ مستقبل کی طرف اشارہ کر رہی ہیں۔ پس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ فرمانا کہ جلد از جلد احمدیت کو افریقہ میں پھیلا دینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ایک نہایت گہری مصلحت پر مبنی ہے۔ تمام احباب کرام کو دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس میدان میں کام کرنے والوں کو حقیقی طور پر احمدیت کی خدمت کی توفیق دے۔ اور ان کی حقیر کوششوں کو قبول فرماتے ہوئے احمدیت کی ترقیات کے دنوں کو قریب سے قریب تر کر دے۔

غنا کی سلطنت بے شک ایک عظیم الشان سلطنت تھی۔ لیکن ہماری خواہش ہے کہ اب اللہ تعالیٰ ان علاقوں میں اس سے بھی زیادہ عظیم الشان سلطنت قائم ہونے کے سامان بہم پہنچائے۔ اور یہ سلطنت احمدیوں کے ہاتھوں قائم ہو۔ اور احمدیت کی مزید ترقی کا باعث ہو۔ آمین

رسالہ "درویش" کا چندہ

جیسا کہ جملہ احباب کی اطلاع کے لئے قبل ازیں شائع ہو چکا ہے۔ ماہنامہ "درویش" قادیان کے پاکستانی خریدار اپنا چندہ مبلغ ۵/- روپے (پانچ روپے) مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کی خدمت میں بمد چندہ ماہنامہ "درویش" ارسال فرماتے وقت فوراً ہی ایک اطلاعی خط مع صاف اور مکمل پتہ دفتر ہذا کو بھی بھجوا دیا کریں۔ مگر دفتر مذکور کی طرف سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض احباب صرف اپنا چندہ بھجوا دینا کافی سمجھتے ہیں۔ اور اپنے نام اور مکمل پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔ چونکہ دفتر محاسب ربوہ کی طرف سے ایسی اطلاعات ذرا دیر سے موصول ہوتی ہیں۔ لہٰذا خریداران کو بروقت رسالہ نہ ملنے کی شکایت کا موقعہ ملتا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا بعض اور امور بھی شائع کئے جاتے ہیں:۔

(۱) رسالہ "درویش" کا شمارہ اول اکثر دوستوں کی خدمت میں بطور نمونہ اس توقع پر بھجوایا گیا تھا۔ کہ وہ اسکی خریداری قبول فرماویں گے۔ مگر اکثر دوستوں کی طرف سے خریداری یا عدم خریداری کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ امید ہے کہ ایسے دوست ماہ ستمبر کے آخر تک اپنا چندہ سالانہ مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی خدمت میں بھجوا دیں گے۔ ورنہ پرچہ روک لیا جائے گا۔

(۲) اگر آپ کے ہاں اخبار الفضل۔ الرحمت اور مصباح کی ایجنسی قائم ہے۔ تو آپ اس ایجنٹ کی معرفت رسالہ طلب فرماویں۔ (۳) سالانہ چندہ پیشگی وصول کیا جاتا ہے۔

(۴) شرائط ایجنسی بذریعہ خط و کتابت طے کی جا سکتی ہیں۔

(۵) رسالہ ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں شائع ہوا کرے گا۔ (مینیجر)

درخواست دعا

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے ہیں۔ آج کل بہت سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست دعا ہے۔

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۵۰ء

انگریزوں میں عیسائیت بحیثیت مذہب زندہ نہیں رہی

انگلستان کے ایک مشہور سائنس دان جیفری گورر (Jeoffrey Gorer) نے اپنی تحقیق کا نچوڑ ایک مقبول عام اخبار "دی پیپل" (The People) مورخہ ۱۶/۹/۵۰ میں شائع کر دیا ہے اور اداره نے اس مضمون کو انگلستان کے مذہبی لیڈروں کے نام چیلنج خیال کیا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ عیسائی لیڈروں کو چیلنج کی بجائے احمدیت کے نام ایک دعوت عمل ہے۔ کہ اے توحید و رسالت کے علمبردارو! ساقی کوثر کے دیوانو!! توحید کا جام مغرب میں از سر نو عام کرو کہ تثلیث کا پیالہ ہمارے دکھوں کا صحیح علاج نہیں ہو رہا۔ اس دعوت نامہ پر ہر احمدی نوجوان کا لبیک کہنا فرض اولین ہے۔ اس غرض کے لئے تحریک جدید کے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ۔ اپنے محبوب امام کے حضور اپنے اموال اور اپنی جانیں پیش کرو۔ تو انشاء اللہ جلد ہی مغرب کی وادیاں بھی نور اسلام سے منور ہو جائیں گی ذیل میں اخبار پیپل کے مذکورہ بالا مضمون کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ جو مکرم چوہدری عبد السلام صاحب اختر ایم اے نے کیا ہے (خاکسار بشیر احمد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"اب تک میں نے آپ کو جو اطلاعات بہم پہنچائی ہیں۔ ان میں سے سب سے زیادہ پریشان کن یہ امر ہے۔ کہ انگریزوں میں بحیثیت ایک عیسائی قوم کے زندگی کے اب کوئی آثار باقی نہیں اور میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں۔ کہ یہ رپورٹ محض ظن یا قیاس پر مبنی نہیں۔ بلکہ واقعۃً سائنٹیفک اصولوں کے مطابق تحقیقات کا نتیجہ ہے۔ اور اس کی صداقت میں کوئی شبہ نہیں چونکہ ہم لوگ (انگریز) اپنی خامیوں کو تسلیم کرنا راضی نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی اپنی کمزوریاں معلوم کر کے برا مناتے ہیں۔ اس لئے مجھے مندرجہ بالا صداقت کی تفصیل عرض کرنے میں کوئی باک نہیں بالخصوص جب کہ یہ معلومات ہزاروں مردوں اور عورتوں سے ذاتی اور انفرادی سوالات دریافت کر کے مہیا کی گئی ہیں

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ہر چار انگریز مردوں میں ایک اور ہر پانچ انگریز عورتوں میں سے ایک مرد اور عورت اس قسم کے واقع ہوئے ہیں کہ انہیں کسی مذہب سے کوئی رابطہ ہی نہیں سو اپنے بچوں کو مذہب یا عبادت کے متعلق تعلیم دینے پر کوئی اعتقاد ہی نہیں رکھتے۔ بقیہ افراد اس قسم کے ہیں۔ کہ انہیں کسی جہت سے بھی عیسائی نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اگر بحیثیت مجموعی غور کیا جائے۔ تو بڑی مشکل کے ساتھ سو میں سے چھ افراد ایسے ہونگے۔ جو شوق کے ساتھ عبادت گھروں میں جاتے ہوں۔ اور نو اس قسم کے ہونگے جو گرجا گھروں میں تو جاتے ہیں۔ مگر کسی پابندی کے ساتھ نہیں۔ چنانچہ نہایت وثوق سے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ عیسائی کہلانے والوں میں سے بمشکل چوتھا حصہ اس قسم کا ہوگا۔ جنہیں عیسائیت سے کوئی عقیدت ہوگی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ بقیہ ۳/۴ حصہ لامذہب ہے۔ ان کا مذہب اس قسم کا ہے۔ کہ وہ گرجوں میں شادیوں پر یا جنازوں پر چلے جاتے ہیں دگرنہ نہیں۔ ان میں ایسے لوگ بھی شامل ہیں۔ جو اتوار کی مذہبی تعطیل کو قانوناً کسی احترام کے ساتھ نہیں گزارتے۔ اور جو لوگ اس احترام کو قابل اعتنا سمجھتے ہیں سو وہ بھی دراصل ایک مختصر اور منظم گروپ کی تحریک کے نتیجہ میں ہے ورنہ ان کے دلوں میں اس کا کوئی احترام نہیں۔

جہاں تک گرجا گھروں میں حاضری کا سوال ہے۔ رومن کیتھولک لوگ اس کے کچھ پابند ہیں چنانچہ ان کا نصف حصہ اس حاضری میں باقاعدہ ہے۔ اور Congregationals، یا Baptists کا بمشکل ۱/۳ حصہ چرچ کی سروس میں باقاعدہ کہلایا جا سکتا ہے۔ مگر چرچ آف انگلینڈ کا حال تو ناگفتہ بہ ہے اس فرقہ کے لوگوں میں سے بمشکل دس میں سے ایک شخص گرجا جاتا ہوگا۔ اور ان لوگوں سے بھی خاصی تعداد اس قسم کے لوگوں کی ہے۔ جو عبادت کی غرض سے چرچ جانا پسند ہی نہیں کرتے

جہاں تک انفرادی عبادت کا سوال ہے۔ تمام فرقوں میں سے اگر اعداد و شمار لئے جائیں۔ تو بمشکل دس میں سے ایک شخص عبادت کا فریضہ بجا لاتا ہوگا۔ ہر پانچ مردوں میں سے ایک اور ہر بیس عورتوں میں سے ایک ایسے افراد ہونگے۔ جنہوں نے کبھی عبادت نہیں کی۔ جو افراد باقی بچ رہتے ہیں۔ وہ بھی اس قسم کے ہیں۔ جو کسی خطرے یا غم کے موقعوں پر رسمی عبادت کر لیں۔ تو کر لیں وگرنہ نہیں۔ ان میں سے بھی زیادہ تر Congregationals فرقے کے لوگ یا Baptists یا دوسرے کٹر قسم کا طبقہ شامل ہے "Methodists" چرچ آف انگلینڈ یا دوسرے "Nonconformists" کے زمرہ کے اصحاب تو اس قسم ہیں۔ کہ ان میں سے بمشکل پانچ میں سے دو افراد روزانہ عبادت کا فریضہ ادا کرتے ہوں گے۔ آخر الذکر فرقہ کے لوگ ممکن ہے کچھ زیادہ پابند ہوں۔ لیکن نصف سے زیادہ کسی صورت میں نہیں۔

مندرجہ بالا اعداد و شمار کے ساتھ اگر آپ ایک اور دلچسپ حقیقت کا ملاحظہ فرمائیں۔ تو آپ کو حیرت ہوگی۔ کہ دس میں سے نو مرد اور عورتیں ایسی ہونگی جو اخبارات و رسائل میں منجموں اور جوتشیوں کے کوائف نہایت دلچسپی سے پڑھتی ہیں۔ اور تقریباً دوگنی تعداد ایسے افراد کی ہوگی۔ جو گرجا گھر جانے کی بجائے جوتشیوں سے اپنی قسمت دریافت کرنے پر مصر ہونگی۔ اسی طرح سات مردوں اور عورتوں میں سے ایک ایسا فرد ہوگا۔ جس کو اس کی قسمت کا حال تسلی بخش طریق پر معلوم ہو۔ مگر انہی میں سے ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو جوتشیوں وغیرہ کے کمالات پر پورا یقین رکھتے ہیں مگر اس سے یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ عوام الناس میں سے ہی لوگ جوتشیوں کے کمالات کے قائل ہیں۔ تقدیر کا حال دریافت کرنے والوں میں سے بیشتر تعداد ان حضرات کی ہے۔ جو گرجا گھروں میں جا کر عبادت کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ ایک اور امر قابل غور ہے۔ اور وہ یہ کہ ایسے صاحبان جو عیسائی کہلاتے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے اعتقادات کو بھی مانتے ہیں۔ جو کسی دوسرے مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جن کا ان کے اپنے مذہب سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ نہ صرف یہی بلکہ ایسے بزرگ بھی موجود ہیں۔ جو عیسائیت کے بعض بنیادی عقائد کو سرے سے تسلیم ہی نہیں کرتے۔ مثلاً عیسائیت کا یہ عام عقیدہ ہے۔ کہ روح مرنے کے بعد زندہ رہتی ہے۔ لیکن نصف کے قریب عیسائی حضرات روح کی ابدیت کے قائل نہیں۔ اور بقیہ نصف میں سے پانچواں حصہ ایسا ہے۔ جو حیات بعد الممات کو تسلیم نہیں کرتا۔ بقیہ جو حضرات بچے ہیں۔ وہ بھی اس قسم کے ہیں جو شک و شبہ میں گرفتار ہیں۔ بالخصوص چرچ آف انگلینڈ کے ماننے والوں میں سے نصف کے قریب ایسے ہونگے جو موت کے بعد کی زندگی پر کوئی ایمان نہیں رکھتے۔ میرے نزدیک ہر پانچ میں سے ایک فرد یقیناً ایسا ہے جو حیات بعد الموت کا حتمی طور پر مخالف ہے۔

وہ صاحبان جو حیات بعد الموت کے قائل بھی ہیں۔ ان کے نظریات بھی اپنے آباؤ اجداد سے قطعی مخالف ہیں۔ جس حد تک "دوزخ" کے وجود کا تعلق ہے۔ وہ تو سرے سے ناپید ہے۔ اور جو کسی نہ کسی رنگ میں جزا سزا کو مانتے بھی ہیں۔ وہ بھی ایسے طریق پر جو عیسائیت کی تعلیم کے بالکل متضاد ہے۔ میرے نزدیک ہر آٹھ افراد میں سے ایک فرد ممکن ہے دوبارہ لوٹ کر آنے کے مسئلہ کا قائل ہے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ یہ عقیدہ ہمارے دو بہت بڑے ایشیائی مذاہب یعنی ہندوازم اور بدھ ازم کا طرۂ امتیاز ہے۔ ان ماننے والوں کو ہم سپرچولسٹ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ یہ حضرات واضح طور پر رومن کیتھولک اور چرچ آف انگلینڈ کے ماننے والوں میں سے ہیں۔ ان فرقوں سے تعلق رکھتے ہوئے ایسے عقائد رکھنا میرے نزدیک عجوبہ سے کم نہیں

اس کے علاوہ یہ امر بھی لطیفہ سے کم نہیں۔ کہ ہر چودہ افراد میں سے ایک فرد بھوت پریت کے وجود کا ضرور قائل ہے۔ بلکہ وہ یہ کہتا ہے۔ کہ اس نے اس قسم کی روحیں بھی دیکھی ہیں۔ اور اس ضمن میں مردوں اور عورتوں میں کوئی امتیاز نہیں۔ حسن شہادت اور قصبہ جات کے رہنے والے زیادہ وثوق کے ساتھ اس قسم کی روحوں کے قائل ہیں۔ پھر یہی نہیں کہ کوئی خاص عقیدہ کے لوگ اس قسم کے عقیدہ کے قائل ہوں۔ بلکہ علم طور پر Baptists اور چرچ آف انگلینڈ کے گروہ کے افراد بھوت پریت کے زیادہ قائل ہیں۔ میرا اس بات سے یہ مطلب نہیں کہ بھوت پریت یا روحوں کا مسئلہ عیسائیت کے متضاد ہے یا مذہب سے ہی خارج از بحث ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ عیسائی دنیا نہایت سرعت کے ساتھ ان عقائد کی طرف راغب ہو رہی ہے۔ جو عیسائیت کے بنیادی عقائد سے کوسوں دور ہیں۔

تاہم ایک امید افزا امر بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ آج بھی عیسائی دنیا کے ۱/۲ بچے اتوار کو باقاعدگی کے ساتھ مذہبی اور اخلاقی لیکچروں میں شامل ہوتے ہیں میرے نزدیک اگر انہی لیکچروں میں بچوں کو اپنے مذہب کے متعلق مناسب ہدایات دی جائیں۔ اور ان کی صحیح تربیت کی جائے۔ تو آئندہ بیس سال میں عیسائیت کی طرف ایک قابل قدر رجحان پیدا کیا جا سکتا ہے۔"

(ترجمہ مکرم چوہدری عبد السلام صاحب اختر ایم اے)

اعلانات منجانب دار القضاء

رحمت اللہ و محمد عبد اللہ صاحبان ولد کا مدار ان لنڈا بازار لاہور نے اپنے والد شیخ عمر دین صاحب مرحوم کی ایک کنال زمین واقع ربوہ اپنے نام منتقل کرانے کی درخواست دی ہے۔ اگر مرحوم کے کسی وارث یا شخص کو اس زمین کے انتقال بنام ہر دو درخواست کنندگان پر اعتراض ہو۔ تو ایک ماہ کے اندر دار القضاء کو اطلاع کر دے۔ وقت مقررہ گذرنے پر فیصلہ کر دیا جائیگا اور اس کے بعد آنے والی کوئی درخواست مسموع نہ ہوگی (ناظم احمدیہ دار القضاء ربوہ ضلع جھنگ (پاکستان)

(۲) میاں مجید احمد صاحب درویش قادیان کی کچھ زمین ربوہ میں ہے۔ اس کے متعلق ان کی بیوی کا بیان ہے۔ کہ اس نے اپنا زیور بیچ کر رقم داخل کی تھی۔ اور ان کے خاوند نے تحریر دی تھی۔ کہ زمین ان کے نام لگوا دی جائے گی۔ ۱۵/۱۰ اکتوبر تاریخ سماعت ہے۔ اگر کوئی وارث مدعیہ کے بیان کے خلاف کچھ کہنا چاہے۔ تو تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر کہہ سکیگا۔ (ناظم احمدیہ دار القضاء ضلع جھنگ (پاکستان)

"چالیس جواہر پارے" کا امتحان

نظارت ہذا کی طرف سے مورخہ ۲۵/۱۱/۵۰ کو بروز اتوار حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی تصنیف "چالیس جواہر پارے" کا امتحان منعقد ہوگا۔ ہندوستان کی جماعتیں امتحان میں شامل ہونے والوں کے اسماء مع ولدیت و سکونت مطلع فرمائیں۔ جنہیں کتاب مطلوب ہو۔ اطلاع آنے پر انہیں قادیان سے وی۔ پی کرا دی جائے گی۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

جماعتِ احمدیہ اور جہاد

(از مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

کچھ دنوں سے احراری بعض شہروں میں "جہاد کانفرنسیں" منعقد کر رہے ہیں۔ اور اس میں ان کے مولوی عوام کو جہاد کے بارے میں تلقین کر رہے ہیں کہ چونکہ دشمن پاکستان کو مٹانے اور مسلمانوں کی بیخ کنی کرنے کے درپے ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ جہاد کرنا ضروری ہے۔

جہاں تک اس تحریک کا تعلق حالاتِ حاضرہ سے ہے۔ ہم اس میں ان کے ساتھ ہیں۔ لیکن ان کے بعض مولوی اپنے تقریروں میں ہمارے متعلق یہ کہہ کر ہمیں بدنام کرتے ہیں کہ احمدی چونکہ جہاد کے قائل نہیں۔ اسلئے یہ بھی ویسے ہی دشمن اسلام ہیں جیسے ہندو مہا سبھائی اور وہ کانگرسی جو پاکستان پر حملہ کی تیاری کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہندو بیرونی دشمن ہیں اور احمدی اندرونی دشمن، جو کہ ان کے خیال میں منکرین جہاد ہیں۔

ان کا یہ الزام سراسر بہتان ہے۔ دُنیا جانتی ہے کہ ہمارا عقیدہ قرآن مجید کے احکام متعلق یہ ہے کہ ان میں سے نہ کوئی حکم بدل سکتا ہے اور نہ کوئی حکم منسوخ ہے بلکہ اس کے تمام احکام چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا حکم قائم و دائم اور ہمیشہ ہمیش کے لئے قابل عمل ہے۔ برخلاف ان مولویوں کے عقیدہ کے جو قرآن مجید کے احکام میں ناسخ اور منسوخ مانتے ہیں۔ ہم دل سے یقین رکھتے ہیں کہ اسلام اور مسلمانوں کی بقاء و سلامتی کے لئے جہاد کا حکم نہایت ہی اہم حکموں میں سے ایک حکم ہے۔ یہ مولوی ہم پر افتراء باندھتے ہیں اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا ایک شعر پڑھ کر اس سے غلط نتیجہ نکالتے اور لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ احمدی جہاد کے قائل نہیں۔ وہ شعر یہ ہے۔ ؎

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

حالانکہ یہ شعر صاف طور پر بتا رہا ہے کہ جبر اور تلوار کے ذریعہ کسی کو دین میں داخل کرنے کے لئے یا دین کی خاطر جنگ و قتال کی اب یعنی موجودہ حالات میں ضرورت نہیں۔ چنانچہ آپ نے اسی نظم میں اس مفہوم کو ایک دوسرے شعر سے واضح کیا ہے ؎

اب کوئی تم پہ جبر نہیں غیر قوم سے
کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے

لفظ "اب" کو بار بار دہرایا گیا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ صورتِ قتال کو دین کی خاطر وقتی طور پر محدود کیا گیا ہے نہ کہ ہمیشہ کے لئے اور جو پیشگوئی مسیح موعود کے حق میں بخاری شریف میں وارد ہے۔ اس کا حوالہ دیتے ہوئے حضور اسی نظم میں فرماتے ہیں:-

کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر!
فرما چکا ہے سیدِ کونین مصطفےٰ ؐ
عیسےٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التواء

لفظ التواء کے معنے ہیں کسی کام کو وقتی طور پر آگے ڈال دینا۔ چنانچہ اس نظم میں تفصیل سے ان حالات کو بیان کیا گیا ہے جن کا تقاضا یہ ہے کہ پہلے ایمان اور اخلاقی حالت کی اصلاح کی جائے اور ان شرائط کو پورا کیا جائے جن سے اسلام کی روح کامل ہوتی ہے۔ اور یہ مجاہدہ نفس وہ جہاد کبیر ہے۔ جس پر دشمن کے ساتھ مقابلہ میں کامیابی کا دارومدار ہے۔

پس اس شعر کے یہ معنے ہرگز نہیں کہ ہمارا پیارا وطن اور ہماری عزتیں و آبروئیں اور ہمارے مال اور ہماری جانیں اگر خطرہ میں ہوں تو دشمن کا مقابلہ کرنا حرام ہے۔ ہمارے نزدیک ایسے خطرناک حالات میں دشمن کا مقابلہ کرنا ہر طاقت رکھنے والے مسلمان پر فرض ہو جاتا ہے۔ چنانچہ تقسیم ہندوستان کے موقع پر انقلاب کے ایام میں جب حکومت اپنے فرض کی ادائیگی سے رہ گئی اور سکھوں اور ہندوؤں نے مسلمانوں پر قتل و غارت کا بلہ بول دیا تو تمام نرغوں میں سے صرف جماعت احمدیہ ہی ایک جماعت تھی جس نے بہادری سے ان غارتگروں کا مقابلہ کیا اور نہ صرف اپنوں بلکہ دوسرے مسلمانوں کی جان و عزت کی حفاظت میں بھی سر توڑ کوشش کی اور اس سلسلہ میں نہ صرف روپیہ پانی کی طرح بہایا بلکہ اپنی جانوں کو بھی خطرہ میں ڈالنے سے دریغ نہ کیا۔ یہ واقعہ تازہ ہے اتنی جلدی اسے فراموش کر دینا دیانتداری نہیں۔ اور واقعہ سے زیادہ قریب اور تازہ محاذِ کشمیر ہے۔ جہاں خالص احمدیوں کی بٹالین دو سال تک اپنے مورچے سنبھالے دشمن کا مقابلہ کرتی رہی اور یہ عملی ثبوت ہے۔ اس بات کا کہ ہم نہ صرف زبان سے بلکہ عمل سے بھی جہاد کے قائل ہیں۔ اور جو ظالم بھی ہمارے ایمانوں اور ہماری عزتوں اور ہماری جانوں اور ہمارے مالوں پر آئندہ حملہ آور ہوگا۔ اس کا مقابلہ انشاء اللہ تعالیٰ وقت آنے پر میدان جنگ میں کیا جائے گا۔ قطع نظر اس سے کہ ہم تھوڑے ہیں یا بے وسیلہ و بے سروسامان ہماری وابستگی اس پاک و مقدس رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کے دامن سے ہے۔ جس نے قیصر و کسریٰ جیسی ظالم حکومتوں کو دکھلا دیا کہ (کَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَت فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذنِ اللّٰه) تعداد کی قلت اور وسائل کا نہ ہونا خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھنے والوں کے عزائم اور ہمتوں میں کسی قسم کی کمی پیدا نہیں کر سکتا۔ اور نہ اللہ کے بندے شیطانی گروہ کی دھمکیوں سے ہراساں ہو سکتے ہیں۔ باطل حق کو نہ کبھی پہلے نیچا دکھلا سکا اور نہ اب دکھلا سکیگا۔ جس بات کی اس جہاد میں ضرورت ہے وہ صف وحدت کا قائم رکھنا ہے۔ برادران اسلام ہوشیار رہیں کہ کہیں شیطان ہماری اس صف وحدت میں تفرقہ اور انتشار پیدا کرنیوالا نہ ہو۔ کانگرس کے جن حمائتیوں کو بار بار آزمایا جا چکا ہے۔ اس کو دوبارہ آزمانا یا ان پر اعتبار کرنا دانشمندی نہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ لَا يُلدَغُ المُؤمِنُ مِن جُحرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَين یعنی مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ مومن ہوشیار اور بیدار مغز ہوتا ہے۔ جس جگہ سے اسے ایک دفعہ نقصان پہنچے۔ دوسری مرتبہ دھوکہ کھانا اس کی شان سے بعید ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ آڑے وقت میں میدانِ جہاد سے اسطرح غائب ہو جائیں جس طرح گدھے کے سر سے سینگ۔ جیسا کہ گذشتہ فسادات کے دنوں امرتسر میں ہوا۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

(الناشر۔ مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

احباب کرام کا اپنے جذبات کا مخلصانہ اظہار

اپنے مقدس امام کے حضور

دفتر اوّل کے وعدوں میں اضافہ

مکرمی مرزا عبد المنان صاحب راحت جو تحریک جدید میں دفتر اول کے سترہ سال ادا کر چکے ہیں۔ وہ اپنے مخلصانہ جذبات کا اظہار تحریک جدید کے چندے میں مزید اضافہ کر کے اپنے مقدس امام کے حضور یوں کرتے ہیں:-

"میرے آقا میں اپنی حیثیت سے زیادہ چندوں کا وعدہ کر چکا ہوں۔ خدا کے فضل اور آپ کی دعا سے تحریک جدید کا تمام و کمال چندہ وعدے کے ساتھ ادا کر چکا ہوں اور اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان ہے۔ کہ دفتر اول میں شروع تحریک سے شامل ہوں مگر اب جبکہ اخبار سے معلوم ہوا کہ اخراجات کی کمی کی وجہ سے بعض مرکز بند نہ کرنے پڑیں۔ اس وقت دل ماہی بے آب کی طرح تڑپا۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کی کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے ہمارے دلوں کو منور کرے اور اپنے انعاموں کا وارث بنائے۔ اور ہمارے بڑوں چھوٹوں بچوں اور بوڑھوں کو توفیق دے کہ ہم حضور کی ہر آواز پر لبیک کہکر حضور کے ادنیٰ اشارہ پر اسلام اور احمدیت پر اپنے مال و جان کو قربان کر دیں۔ آمین ثم آمین۔

حضور میں بوجہ چندوں میں کمی کے تحریک جدید میں اور اضافہ بہ تفصیل ذیل کر رہا ہوں۔ اللہ تعالےٰ اسے قبول فرمائے۔ اور مجھے توفیق دے۔ کہ میں جلد از جلد پورا کروں۔

اضافہ چندہ تحریک جدید سال ۱۷

از حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سرورِ کائنات	۵/-/-
از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	۵/-/-
از حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ	۵/-/-
از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ	۵/-/-
والدین کی طرف سے	۵/-/-
والدہ کی طرف سے	۵/-/-
حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کی طرف سے	۱/-/-
دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرف سے	۴/-/-
	۳۷/-/-

حضور دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ میری اس حقیر قربانی کو قبول فرمائے۔

حضور اس ناچیز کو برائے خدا اجازت فرماویں کہ جب تک میری زندگی ہے۔ اس تحریک کو پورا کرتا رہوں۔ اور میں اس امر سے کبھی غافل نہ رہوں اور حضور سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں ہر قیمت پر اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس وعدہ پر قائم رہوں گا"۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ مرزا صاحب کی اس چٹھی پر اپنی قلم سے اضافہ پر "جزاکم اللہ احسن الجزاء" رقم فرمایا اور یہ رقم فرمایا "مگر تبلیغ تو قیامت تک ہوگی اس لئے دور بھی قیامت تک ہوں گے"

اور بھی کئی دوست ہیں۔ جنہوں نے یہ حضور کی خدمت میں پیش کیا ہے کہ جب تک زندگی ہے۔ ہم تحریک جدید میں حصہ لیتے رہیں گے

جو احباب اپنے چندہ تحریک جدید کو پہلے چھ ماہ میں ادا کرنے سے غافل رہے اور سستی سے کام لیا۔ وہ اب جبکہ سال ختم ہو رہا ہے آخر میں ادا کرنے کے سبب اپنے وعدے میں اضافہ کر کے ادا کریں۔

دفتر اول میں کون شامل ہو سکتے ہیں؟

حضور! میرا دل مجھے تحریک جدید میں تیرھویں

سال کے بعد حصہ نہ لینے کی وجہ سے ملامت کر رہا تھا۔ اور ایک ندامت اور شرمندگی طاری تھی۔ اس لئے حضور کی خدمت میں دعا کے لئے بھی لکھنے کی جرأت نہ کر سکا۔

میرے آقا میں ریاست الور میں ملازم تھا ۱۹۴۷ء میں فسادات کے ایام میں ہم جب اجمیر سے آئے۔ کپڑے۔ چارپائی۔ برتن وغیرہ کوئی چیز نہ تھی۔ صرف تن کے کپڑے تھے۔ پھر آتے ہی چھ سو کا مقروض ہو گیا۔ مگر ایک عرصہ سے تحریک جدید میں شمولیت کی شدید خواہش اور ارادہ دماغ میں چکر کھا رہا تھا۔ لیکن کچھ غفلت سستی اور کچھ مجبوری کے سبب حصہ نہ لے سکا اب مسلسل حضور کے اشتہارات اخبارات اور حضور کے درد بھرے خطبات نے دل ہلا دیا۔ جس سے میں نے اپنے دل زبردست قوت اور طاقت پائی۔ جس سے میں نے فیصلہ کر لیا۔ خواہ کچھ بھی ہو۔ میں تحریک جدید میں ضرور حصہ لونگا۔ دنیوی معاملات کا دور تو اسی طرح چلتا رہتا ہے۔ اور کبھی ختم نہیں ہونے پاتا لہذا میں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ میں ضرور حصہ لوں گا۔ خواہ مجھے اس سلسلہ میں کتنی ہی قربانیاں دینا پڑیں۔ اور اس سلسلہ میں اگر مجھے قرض بھی لینا پڑے۔ تو میں اس سے بھی دریغ نہ کرونگا حضور! تیرھویں سال تک کا چندہ ادا کر چکا ہوں چار سال یعنی چودھویں۔ پندرھویں۔ سولھویں اور سترھویں سال کا وعدہ اپنی طرف سے اور اپنی اہلیہ کی طرف سے حسب ذیل کرتا ہوں۔

چودھواں سال :- خود اپنی طرف سے -/-/۵۵
" " اہلیہ کی طرف سے -/-/۳۵
کل رقم ۹۰
ماہ ستمبر ۱۹۵۱ء میں ادا کر دوں گا۔

پندرھواں سال :- خود اپنی طرف سے -/-/۶۰
" " اہلیہ کی طرف سے -/-/۴۰
کل رقم -/-/۱۰۰
ماہ نومبر ۱۹۵۱ء میں ادا کر دوں گا

سولھواں سال :- خود اپنی طرف سے -/-/۶۵
" " اہلیہ کی طرف سے -/-/۴۵
کل رقم ۱۱۰
ماہ جنوری ۵۲ء میں ادا کر دوں گا۔

سترھواں سال :- خود اپنی طرف سے -/-/۷۰
" " اہلیہ کی طرف سے -/-/۵۰
کل رقم ۱۲۰
ماہ مارچ ۱۹۵۲ء میں ادا کر دونگا۔

اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ تو اس سے بھی جلد ادا کرنے کی کوشش کرونگا۔ خواہ مجھے کتنی ہی قربانی کرنی پڑے۔ حضور سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ میرا لڑکا جس کی عمر گیارہ سال ہے۔ دفتر دوم کے پہلے سال میں -/۵ روپے دینا چاہتا ہے۔ یہ بھی منظور فرمائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وعدے قبول فرماتے ہوئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا اور وعدوں کی ادائیگی کی جو ترتیب لکھی ہے۔ اس کی منظوری فرمائی۔ تمام ایسے دوست جو دس سال تک ادا کر چکے ہیں۔ یا اس کے بعد بھی دو تین سال دے چکے ہیں وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان خطبات اور ارشادات کو پڑھ کر جو حضور دے چکے ہیں یاد رکھے ہیں۔ تحریک جدید میں شامل ہو جائیں۔ تا وہ کمی پوری ہو جائے۔ جو وعدوں میں ہو رہی ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کے کام کو وسیع سے وسیع تر کر دیں۔ اللہ تعالیٰ دفتر اول کے بچھڑے ہوئے مجاہدین کو اپنے اور آگے بڑھنے والے بھائیوں کے ساتھ ملنے کی توفیق بخشے۔ آمین

خاکسار برکت علی (وکیل المال تحریک جدید)

”اعلان ۴ انتقال اراضی ربوہ دار الہجرت!

اراضی ربوہ کے متعلق مندرجہ ذیل انتقالات لینے کے بارہ میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی دوست کو ان انتقالات کے متعلق کسی قسم کا اعتراض ہو تو اعلان ہذا کی تاریخ اشاعت سے ۱۵ دن کے اندر اندر دفتر ہذا کو بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک مطلع فرمائیں۔ ورنہ بعد میں کوئی شکایت نہیں سنی جائے گی۔

نمبر شمار	قطعہ۔ محلہ / بلاک	رقبہ مرلے	رقبہ کنال	حاصل کردہ	انتقال بنام	
۷	۷/۴ د ب	—	۱	(۱) میاں اکبر علی صاحب ... (۲) میاں محمد عالم صاحب دکاندار ربوہ	(۱) مستری محمد اسمٰعیل صاحب کارپینٹر محلہ ج ربوہ	۹۶۱ / ۱۱۵
۸	۱۴/۸ سس دار الرحمت	۱۰	—	خدا بخش عبد نوری	(۲) مستری عبد الرحمٰن صاحب محلہ ج ربوہ میاں محمد عالم صاحب دکاندار مرزا محمد حسین صاحب دھرمسالوی	۱۹۷
۹	۳و۲/۱۸ س دار الرحمت	—	۱	(۱) شیخ قدرت اللہ صاحب دکاندار ربوہ (۲) عظمت اللہ صاحب دکاندار ربوہ	حال سیالکوٹ	۲۴۷
۱۰	۱۳/۱۸ سس دار الرحمت	۱۰	—	صوفی کریم بخش صاحب ربوہ	چوہدری غلام نبی صاحب لائل پور	۱۹۷
۱۱	۳/۱۴ سس دار الرحمت	—	۱	حمید الرحیم صاحب چک لالہ	(۱) چوہدری محمد خان صاحب و چوہدری ظفر اللہ خان صاحب چک ۴۹ عبج سرگودھا	۱۹۷

اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ

ضروری اعلان

ایسے اصحاب جنہوں نے ربوہ دار الہجرت میں زمین حاصل کی ہوئی ہے۔ وہ زمین کے بارہ میں خط و کتابت کرتے وقت بجائے اسسٹنٹ سیکرٹری صاحب آبادی ربوہ کو مخاطب کرنے کے دفتر ہذا کو مخاطب کرتے ہیں۔ جو منشاء کے خلاف ہے اور توقف کا موجب ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ زمین کے بارہ میں تمام خط و کتابت اصل دفتر کے نام پر کیا کریں۔ تا کہ محکمہ متعلقہ فوری طور پر مناسب کاروائی عمل میں لا سکے۔ البتہ سامان عمارتی لوہا، سیمنٹ، لکڑی وغیرہ کے بارے میں جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا گیا تھا دفتر ہذا کو مخاطب کیا جا سکتا ہے۔

(سیکرٹری تعمیر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اکتوبر ۱۹۵۱ء میں

قیمت اخبار جن احباب کی ختم ہو رہی ہے۔ اُن کی فہرست شائع ہو چکی ہے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں وی پی کا انتظار نہ کریں ڈاکخانہ سے وی۔پی کی رقم وصول ہونے میں کئی سال لگ جاتے ہیں بہتر یہی ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں اسمیں فائدہ ہے

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

جاپان کے اندرونی تحفظ کے قانون کی مخالفت

ٹوکیو یکم اکتوبر۔ جاپان کے متعدد قومی اخبارات نے حکومت جاپان کے اٹارنی جنرل کے اندرونی تحفظ کے اس مسودۂ قانون کی شدید مخالفت شروع کر دی ہے۔ جس کی رو سے اخبارات کے نظریہ کے مطابق حکومت کو جمہوری اداروں کے تحفظ کے نام پر وسیع اختیارات حاصل ہو جائیں گے۔ لبرل اخبار دو آساہی سمبون نے اپنی دیروزہ اشاعت میں ان کوششوں پر کڑی نکتہ چینی کی ہے۔ جن کے تحت اخبارات پر عائد کردہ پابندیوں میں مزید اضافہ کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ ملک اب آزاد ہو چکا ہے۔ تین لاکھ روزانہ سے زیادہ چھپنے والا یہ اخبار رقمطراز ہے کہ غیر ملکی افواج کے قبضہ کے دوران میں یہ پابندیاں ناگزیر تھیں۔ لیکن جاپان کے مکمل خود مختاری حاصل کرنے کے بعد ان پابندیوں کو اور زیادہ سخت کرانے کا اقدام ایک ناپسندیدہ فعل ہے۔ (اسٹار)

کولمبو پلان کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس

سنگاپور یکم اکتوبر۔ حکومت سنگاپور دول مشترکہ کی حکومتوں کو دعوت نامے جاری کر رہی ہے۔ کہ جنوبی اور جنوب مشرقی ممالک کو اقتصادی امداد دینے والے کولمبو پلان کی مجلس مشاورت کا اجلاس سنگاپور میں منعقد کیا جائے۔ اجلاس جنوری ۵۲ء میں ہو گا اور لندن میں منعقد شدہ اجلاس کے بعد اس سلسلہ میں جو ترقی ہوئی ہے۔ اس پر تبادلۂ خیالات کیا جائے۔ لندن کے اجلاس میں مختلف ممالک کی انفرادی سکیموں کے لئے دو ارب پونڈ کی رقوم منظور کی گئیں تھیں۔ (اسٹار)

جنرل رومیل کے لوٹے ہوئے خزانوں کی تلاش

لندن یکم اکتوبر۔ مشہور جرمن جرنیل رومیل نے افریقہ میں پچاس لاکھ پونڈ کی مالیت کے جو خزانے لوٹ مار کے ذریعے جمع کئے تھے۔ تین مختلف ادارے اس کی تلاش میں روانہ ہونے والے ہیں۔ اس کثیر دولت کو تین واٹر پروف بکسوں میں بند کر کے مشہور جرمن غوطہ خور کارسیکا کی بندرگاہ باسنیہ میں ایک ۱۸۰ فٹ گہرے پانی میں غرق کر دیا تھا۔ اس جرمن غوطہ خور پیٹر فلیگ نے ان بکسوں کی تلاش کے لئے حکومت فرانس کی کوششوں میں امداد دی تھی۔ لیکن موسم کی انتہائی خرابی کے باعث اس کام کو ملتوی کر دینا پڑا تھا۔ اس مہم کو دوبارہ شروع کرنے والے اداروں میں سے ایک کی طرف سے آٹھ سو پونڈ کی مالیت کا غوطہ خوری کا سامان بندرگاہ پر پہنچا بھی دیا گیا ہے۔ (اسٹار)

سکندریہ میں آزاد علاقہ

بغداد یکم اکتوبر۔ حکومت عراق کو اطلاع ملی ہے کہ حکومت ترکیہ سکندریہ میں ایک آزاد علاقہ قائم کرنے کی تیاریاں کر رہی ہے

مقامی سیاسی حلقوں کا یقین ہے کہ اس قسم

کمانڈر انچیف پاکستان کا عزم لندن

کراچی یکم اکتوبر۔ جنرل محمد ایوب خاں کمانڈر انچیف پاکستان آج صبح راولپنڈی سے کراچی پہنچ گئے۔ کراچی سے وہ لندن جا رہے ہیں۔ جہاں وہ چیفس آف امپیریل سٹاف کی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ جنرل محمد ایوب خاں برطانوی چیف آف سٹاف جنرل سر ولیم سلم کی دعوت پر لندن جا رہے ہیں۔ اپنے قیام برطانیہ کے دوران میں وہ فوجی مشقوں میں بھی شریک ہوں گے۔

پاکستان اور عراق کے درمیان تجارتی معاہدہ کی توثیق

کراچی ۳۰ ستمبر۔ پاکستان اور عراق کے درمیان مارچ ۱۹۵۱ء میں جو تجارتی معاہدہ طے پایا تھا۔ آج اس کا متن شائع کر دیا گیا ہے معاہدہ میں دونوں حکومتوں نے باہمی تجارت میں ترقی کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ اس معاہدہ کی توثیق ہو گئی اور ۳۱ مارچ ۵۱ء سے ایک سال تک نافذ العمل رہے گا۔

پاکستان عراق کو چائے، کپاس، آلات جراحی، بجلی کے پنکھے، بندوقیں، سوڈا ایش، پوٹاسیم نائٹریٹ، چمڑا، گندھک کا تیزاب، کھیلوں کا سامان اور موسیقی کے آلات برآمد کرے گا۔

عراق پاکستان کو کھجوریں، تمباکو، سگریٹ، گھوڑے اور جو بہم پہنچائے گا۔

دق کی روک تھام کے ۲ مراکز

ڈھاکہ یکم اکتوبر۔ بچوں کے بین الاقوامی فنڈ سے تپدق کی روک تھام کے دو تربیتی مراکز کراچی اور ڈھاکہ میں قائم کئے جا رہے ہیں۔ یہ مراکز حکومت پاکستان اور عالمی ادارہ صحت کے تعاون سے قائم کئے جائیں گے۔

ان مراکز میں بیماری کے اسباب کی تحقیقات کی جائیگی اور اس کی روک تھام کے مناسب طریقہ پر ابتدائی منصوبہ بنایا جائے گا۔ بچوں کا بین الاقوامی فنڈ عالمی ادارہ صحت علی الترتیب نو لاکھ روپیہ اور ۵۰ ہزار ڈالر دینگے۔ مؤخر الذکر کی امداد سے ایکسرے کی آلات تپدق کی تحقیقات کے لئے معمل وغیرہ پہنچائینگے۔ کراچی میں مرکز نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

کی تحریک اسرائیل کے خلاف عربوں کے اقتصادی بائیکاٹ کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے (اسٹار)

مرکز قادیان سے اخبار بدر کا اجراء

تقسیم ملک سے قبل صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے قادیان سے متعدد رسائل و اخبار شائع ہوتے تھے۔ اب بدستور سابق صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے ایک اخبار جاری کیا جا رہا ہے جو ابتداء تا تکمیل انتظامات پندرہ روزہ اور بعد میں ہفت روزہ کیا جائے گا۔ یہ تقسیم ملک کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے پہلا اخبار ہو گا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام "بدر" تجویز فرمایا ہے۔ قیمت کا جلد اعلان کیا جائے گا۔ جو احباب اس کے خریدار بننا چاہیں وہ اپنے اسماء سے مطلع کریں۔ احباب سے اس کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ملک صلاح الدین قادیانی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

فلسطین کا مسئلہ جنرل اسمبلی میں پیش کیا جائیگا

دمشق یکم اکتوبر۔ شام کے وزیر اعظم نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ عرب اقوام فلسطین کے مسئلہ کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پیش کریں گی۔

وزیر اعظم نے مزید بتایا کہ جنرل اسمبلی کو مصالحتی کمیشن سے زیادہ اختیارات حاصل ہیں جو پیرس میں اسرائیلی اور عرب نمائندوں سے گفتگو کر رہا ہے۔

شام میں پاکستانی وزیر مختار

کراچی یکم اکتوبر۔ ڈاکٹر محمود حسین جائنٹ سیکرٹری وزارت خارجہ کو شام میں پاکستان کا وزیر مختار مقرر کیا گیا ہے۔ اندازہ ہے کہ وہ نومبر تک روانہ ہو جائیں گے۔ اس سے قبل شام میں پاکستانی نمائندگی ڈاکٹر بی اے قریشی کر رہے تھے۔ لیکن وہ مستعفی ہو کر واپس چلے آئے۔

مغربی پاکستان میں گرمی کی لہر

کراچی یکم اکتوبر۔ مغربی پاکستان میں گرمی کی لہر سے درجہ حرارت میں جو اضافہ ہوا ہے ماہرین موسمیات کے بیان کے مطابق یہ اضافہ دو تین روز تک جاری رہے گا۔ اس کے بعد درجہ حرارت کم ہونا شروع ہو جائے گا۔

کراچی کے درجہ حرارت میں ایک ڈگری کا اضافہ ہوا ہے۔ لاہور میں کل درجہ حرارت ۹۹ تھا اور آج ۱۰۷ ہے۔ گرمی کی یہ لہر بحیرہ عرب میں ہوا کے دباؤ کے باعث پیدا ہوئی ہے۔

(ص) اور برطانیہ کی طرف سے ایران کے داخلی امور میں مداخلت کے مترادف ہے۔

حفاظتی کونسل میں برطانیہ کے مستقل مندوب سر گلیڈون نے ایک بیان میں کہا ہے ہمیں پورا یقین ہے کہ تنازعہ تیل کو حفاظتی کونسل میں پیش کرنے کے متعلق ہم نے جو اقدام کیا ہے وہ بیکار ثابت نہیں ہو گا۔

سلامتی کونسل میں ایران کے داخلی امور میں برطانوی مداخلت کا ثبوت پیش کیا جائیگا

تہران ۳۰ ستمبر۔ ڈاکٹر محمد مصدق وزیر اعظم ایران نے ابھی تک قطعی طور پر فیصلہ نہیں کیا کہ وہ حفاظتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لئے کب نیویارک کے لئے روانہ ہوں گے۔ اس سفر کے لئے شاہ ایران نے اپنا خاص طیارہ ڈاکٹر محمد مصدق کے سپرد کر دیا ہے۔

جون اور جولائی میں تہران میں اینگلو ایرانی تیل کمپنی کے صدر دفتر سے جو کاغذات برآمد ہوئے تھے۔ ڈاکٹر مصدق ان کی مدد سے حفاظتی کونسل میں یہ ثابت کریں گے کہ ایرانی کمپنی اور برطانیہ ایران کے اندرونی معاملات میں کس طرح مداخلت کرتے رہے ہیں۔

حزب مخالف کے گیارہ ارکان نے ایک مشترکہ بیان میں اعلان کیا ہے کہ جب تک سلامتی کونسل میں تنازعہ تیل زیر بحث رہے گا وہ ڈاکٹر مصدق کی مخالفت نہیں کریں گے۔

حسین فاطمی نائب وزیر اعظم نے بتایا ہے کہ برطانیہ نے تیل کو قومی ملکیت قرار دینے کا اصول تسلیم کر لیا ہے اس لئے بین الاقوامی عدالت انصاف کا فیصلہ بے معنی رہ جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سلامتی کونسل اس مسئلہ پر بحث کرنے کی مجاز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تنازعہ ایک خود مختار مملکت کا داخلی مسئلہ ہے۔

روسی اخبار پراودا نے حفاظتی کونسل میں اینگلو ایرانی تنازعہ تیل پر بحث کے متعلق لکھا ہے کہ امریکہ

(ص)